غزل

از جناب شعیب حزیں صاحب بی۔ اے (جامعۂ عثمانیہ)

وہ عالم بنا لے ارے گرنے والے | کہ ہر گام پر تجھکو ساقی سنبھالے
غمِ زندگی کا گلہ کرنے والے | غمِ زندگی کو تمنا بنا لے
زمانے کی تشنہ نظر کی دعا لے | یہ طور و تجلی کی قیدیں اٹھا لے
سمجھتی رہی اس کو دنیا تبسم | مچلتے رہے میرے ہونٹوں پہ نالے
ابھی وہ مخاطب نہیں تجھ سے اے دل | یہ لمحے غنیمت ہیں کچھ مسکرا لے
جنوں کچھ تو کر احترامِ تجلی | وہ آئے وہ آئے نگاہیں جھکا لے
یہی کشمکش زندگی بن گئی ہے | تمنا بگاڑے تمنا سنبھالے
حزیں گر رہا ہے کسی کی نظر سے | اگر ہو سکے تو زمانہ سنبھالے

وقت

از جناب باقر رضوی۔ بی۔ اے

سست رفتاری عیاں ہو وقت کی اس کے لئے | جو کسی مہرو سے ملنے کی تمنا میں سجے
وقت کی رفتار اس کے واسطے اک سیلِ تیز | رخ ہراس و خوف سے جس کے ہو سر گرمِ ستیز
وقت اس کے واسطے چلتی ہوئی تلوار ہے | جس کے احساسات کے پہلو میں نوکِ خار ہے
وقت اس کے واسطے اک لکۂ ابرِ رواں | ہے جو شعر و شاہد و نغمات کے بل پر جواں
وقت کی لو اس کے آگے جیسے آندھی میں چراغ | ہو مئے الفت سے روشن جس کے سینے کا ایاغ